بنائے۔ اس مالت بیں اسے امتیدو ناامتیدی کے جگر میں پرٹسنے کی فوہت نرائے گی۔ مرزا غالب تو خودداری اور عزیمیت پر اس درجہ مٹے ہوئے بیں کہ کسی سے عبرت ماصل کرنے کے بھی روا دار نہیں، جنا بخے کہتے ہیں۔

ہنگامۂ زبونی ہمت ہے انعف ل

ماصل نہ کیجے دہرسے، عبرت ہی کیوں نہ ہو

در باکوساصل باند صنے کا مطلب بیہ ہے کہ ساحل ہر لحظ دریا پر رہتا ہے ، گراس کی خشکی زائل بہیں ہوتی ، گویا اس کی پیاس بدستور قائم رہتی ہے ۔ دریا کو ساحل بندھنے کا ایک بہی بیاں بدستور قائم رہتی ہے ۔ دریا کو ساحل بندھنے کا ایک بہویہ ہوسکتا ہے کہ پورا دریا بھی ساحل پی جائے ، بیاں ٹک کہ ایک قطرہ بھی باقی مذرہے ، تو اس کی بعنی ساحل کی تشذیبی اور بیاس میں کوئی وزق مذائے گا ، وہ بدستور خشک کا خشک رہے گا .

وه فرماتے بن: اس نتو موکئ